ذ۔ بخاری

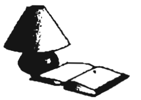

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

فضائل اذان واقامت:

کتاب کے عنوان میں "مسائل" کا لفظ شامل نہیں ہے لیکن اذان واقامت سے متعلق احکام ومسائل کتاب میں اتنی تفصیل اور اتنی وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں کہ عنوان ادھورا محسوس ہوتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ عنوان میں "فضائل" کا لفظ شامل ہے لیکن فضائل اتنے غیر روایتی اور اتنے اثر آفریں اسلوب میں بیان کیے گئے ہیں کہ عنوان بار دگر ادھورا محسوس ہوتا ہے۔

مؤلف کتاب مولانا حبیب الرحمٰن ہاشمی، نشتر میڈیکل کالج ملتان کی جامع مسجد کے خطیب ہیں۔ مستزاد یہ کہ قرطاس وقلم کی صحبت کو عزیز رکھتے ہیں۔ زیر تذکرہ کتاب ان کی قلمی زندگی کا نقش ثالث ہے اور حدیث وفقہ، سیرت وتاریخ اور تذکار و سوانح کے وسیع کتابی ذخیرے سے برسوں کے استفادے کا حاصل! ائمہ ومؤذنین اور علماو مبلغین کے لئے تو اس کتاب کی افادیت قابل فہم ہے ہی، حقیقت یہ ہے کہ مؤلف کتاب کا مخاطب ہر مسلمان ہے۔ خصوصاً عہد حاضر کا مسلمان کہ جس کا جذب اندروں باقی نہیں رہا اور جس کی صفیں کج، دل پریشاں اور سجدے بے ذوق ہو چکے ہیں۔ نخل بے سایہ وثمر کی سی اس زندگی میں ایمان کی حلاوت اور انسانیت کے شرف کا سراغ کہیں نہیں ملتا۔ عبادت وعبودیت کا ذوق وجذبہ اور تعبد وعبدیت کا فہم وشعور کا عنقا ہے۔ بے توفیقی اور محرومی کے یہ خزاں رسیدہ مناظر دیکھ کر کتنے ہی دلوں سے سوزناک آہیں نکلتی ہیں، کتنے ہی لبوں سے مغفرت ورحمت کی التجائیں بلند ہوتی ہیں اور کتنے ہی قلم یادِ حق کے نور و نکہت کو زینت قرطاس کرتے ہیں۔ اس کتاب کی شان تالیف بھی یہی ہے۔ مؤلف کے ہاں سخن دل نواز بھی ہے اور درد و سوز و آرزومندی بھی۔

کتاب کی ضخامت ۱۶۰ صفحات، قیمت روپے ملنے کا پتا بخاری اکیڈمی، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

جادو کی حقیقت اور اس کا قرآنی علاج:

کوئی چونسٹھ برس پیشتر، ۱۹۳۵ء (۱۳۵۴ھ) میں "التعوذ فی الاسلام" کے عنوان سے مطبع قاسمی، دیوبند سے یہ کتاب شائع ہوئی تھی۔ یہ قرآن حکیم کی آخری دو سورتوں کے مضامین و مطالب کی تشریح ہے۔ اس کے مؤلف مولانا محمد طاہر (قاسمی) رحمہ اللہ ہیں جو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے پوتے ہیں۔ مؤلف کی یہی نسبت، تالیف میں کارفرما ہے۔ بقول حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ........ "طرز اس کا ہم طالب علموں کے طرز معتاد سے کچھ فوق ہے جس کو میں (مبنی بر) نکات ولطائف سمجھتا ہوں"۔ اردو زبان میں اپنے موضوع پر شاید یہ اولین کتاب ہے۔ بہت بعد میں البتہ حضرت مولانا محمد